ہفتہ دفاع مقدس کی مناسبت سے سابق سپاہیوں سے ملاقات - 20 /Sep/ 2023

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے دفاع مقدس کے متعدد سابق سپاہیوں سے ملاقات میں دفاع مقدس کی عظمت کے بعض پہلوؤں کی وضاحت کیـ یہ ملاقات 20 ستمبر 2023 کو ہفتہ دفاع مقدس کے موقع پر امام خمینی حسینیہ میں منعقد ہوئیـ
اس ملاقات کے دوران امام خامنہ ای نے کہا کہ ارضی سالمیت کا تحفظ، ایرانی قوم کی عظیم صلاحیتوں اور استعداد کو آشکار کرنا، علمی حدود کو وسعت دینا اور ایران اور پوری دنیا میں دنیا کے غنڈوں اور شریر صدام حسین کے خلاف مزاحمت کے تصور اور ثقافت کو فروغ دینا اور مضبوط کرنا ایرانی قوم کے دفاع کا نتیجہ ہےـ

رہبر معظم نے اس بات پر زور دیا کہ ‘‘دفاع مقدس کے دوران ملک کے نوجوانوں کی صلاحیتوں اور طاقت کے ابھرنے اور اقدام نے یہ ظاہر کیا کہ نوجوان ہمیشہ ملک کے تمام مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیںـ’’

دفاع مقدس کی عظمت کو واضح کرنے کے لیے امام خامنہ ای نے اس کے چار بنیادی پہلوؤں پر گفتگو کیـ جنگ کے دوران کس چیز کا دفاع کیا جا رہا تھا؟ دفاع کس کا مقابلہ کر رہا تھا؟ محافظ کون تھے؟ اور اس دفاع سے کیا نتائج اور کامیابیاں حاصل ہوئیں؟

امام خامنہ ای نے فرمایا کہ اسلامی انقلاب اور اسلامی جمہوریہ کی نابودی اور تباہی اور ملک کے کچھ حصوں کی علیحدگی مسلط کردہ جنگ کے دوران دشمنوں کے اہم مقاصد کا حصہ تھےـ

آپ نے فرمایا: "عظیم اسلامی انقلاب ایک منفرد کارنامہ تھا کیونکہ اس وقت تک دنیا میں کوئی دوسرا انقلاب مذہبی اور جمہوری حکومت کی شکل میں نہیں آیا تھاـ عالمی جارح طاقتیں اس نئی آواز یعنی اسلامی جمہوریہ اور اسلامی جمہوریت کو تباہ کرنا چاہتی تھیں اور اب تک ایک ہی مقصد ہےـ"

امام خامنہ ای نے وضاحت کی کہ مسلط کردہ جنگ عام جنگوں سے مختلف تھی جہاں کا مقصد اکثر کسی خاص ملک کے حصوں کو الگ کرنا ہوتا ہےـ

"مسلط کردہ جنگ شروع کرنے کا مقصد ایک ملک کے وجود، ایک قوم کی شناخت اور اس کی قربانیوں کے حصول کو تباہ کرنا تھاـ"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے دفاع مقدس کی عظمت کو سمجھنے کے لیے ایران پر حملہ کرنے والوں کی نوعیت پر توجہ دینا ضروری سمجھاـ

انہوں نے کہا کہ "دنیا کی معروف طاقتوں نے اس وقت ایک متحدہ محاذ بنایا اور ایرانی قوم پر صدام کے حملے کی حمایت کیـ"

استکباری طاقتوں اور دیگر ممالک کی جانب سے صدام حسین کو فراہم کی جانے والی حمایت کو بیان کرتے ہوئے امام خامنہ ای نے ان رپورٹوں کا حوالہ دیا جن میں امریکیوں کو صدام کی ایران پر حملہ کرنے کا اصل محرک قرار دیا گیا ہےـ

آپ نے فرمایا: "فرانسیسیوں نے صدام کو جدید ترین فضائی سازوسامان دیا۔ جرمنوں نے اسے تباہ کن کیمیائی ہتھیار تیار کرنے کے لیے لیس کیا۔ سابق سوویت یونین کی قیادت میں مشرقی بلاک نے صدام کو وہ تمام زمینی اور فضائی سہولیات فراہم کیں جن کی اس نے درخواست کی تھیـ اور عرب خطے نے اسے پاس بے شمار مالی امداد کیـ"۔

رہبر معظم نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ کس طرح اسلامی جمہوریہ اور ایرانی قوم نے "استکباری محاذ، صدام حسین اور خطے کے رجعت پسند عرب ممالک" کے خلاف جنگ میں تنہا مقابلہ کیا۔

انہوں نے کہا کہ قوم فتح کے مقام پر کھڑی ہوئی اور نابرابری کی اس جنگ میں اپنی عظمت اور شان کا مظاہرہ کیا۔

امام خامنہ ای نے وضاحت کی کہ ان خصوصیات میں سے ایک مقدس دفاع کے اپریشنل مرکز پر امام خمینی کی بھرپور نظارت تھی، جن میں الہی شخصیت، علم، فکر، پختگی اور روحانی پاکیزگی موجود تھیـ

"امام کی روحانیت سے پیدا ہونے والے الفاظ کے اثرات نے مختلف اوقات میں محاذوں پر زبردست اثرات مرتب کیے جن میں پاوہ کا تحفظ اور آبادان کا محاصرہ توڑنا شامل ہےـ"

دوسری جگہ امام خامنہ ای نے اپنی تقریر میں علاقائی سالمیت کے تحفظ اور اس حقیقت کو کہ ایران کا ایک حصہ بھی الگ نہیں کیا گیا تھا، دفاع مقدس کی کامیابیوں میں سے شمار کیا۔

"[ایرانی] قوم کی عظیم صلاحیتوں کا آشکار دفاع مقدس کے اہم ترین نتائج میں سے ایک ہےـ تمام دشمنوں نے آٹھ سال تک اس کے خلاف سازشیں کیں، لیکن وہ کچھ حاصل کرنے میں ناکام رہےـ"

ایران کی حفاظت آٹھ سالہ مسلط کردہ جنگ کے دوسرے نتائج میں سے ایک تھی جس کی طرف رہبر انقلاب اسلامی نے اشارہ کیا۔

انہوں نے کہا کہ "عوام کے بھرپور دفاع کی وجہ سے ملک کو ممکنہ حملوں سے کافی حد تک محفوظ کیا گیا ہےـ"

اس سلسلے میں، انہوں نے تاکید کی: "ہم نے انہیں متعدد مواقع پر یہ کہتے ہوئے دیکھا ہے کہ عسکری آپشن میز پر ہےـ تاہم، یہ میز سے آگے نہیں آسکا ہے کیونکہ انہوں نے یہ پہچان لیا ہے کہ ایرانی قوم جنگ میں کیسی تھیـ وہ جانتے تھے کہ وہ ایک شرارت کا آغاز تو کر سکتے ہیں، لیکن ہماری قوم ہی اس کے انجام کا تعین کرے گیـ"

ایران کی غیر جغرافیائی سرحدوں کی توسیع، بشمول اس کی فکری اور علمی سرحدیں، ایک اور کامیابی تھی جس پر رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اشارہ کیا۔

انہوں نے مزید کہا: "اس اہم کامیابی کے نتیجے میں فلسطین، شام، عراق اور دیگر خطوں میں مزاحمت کا عالمی تصور قائم اور مضبوط ہوا ہےـ ایرانی قوم کی سرگرمیاں ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے مختلف علاقوں میں دیگر اقوام کے لیے ایک نمونے کا کام کر رہی ہیں"۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے فرمایا کہ خود اعتمادی کے تصور کا ظہور اور مضبوط ہونا دفاع مقدس کا ایک معجزہ ہے۔

"مختلف وجوہات کی بنا پر، دنیا کی جارح طاقتوں کی نظر ہمارے اہم خطے پر رہی ہے اور اب بھی ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران کی روحانی موجودگی اور مزاحمتی عمل کے عروج نے امریکہ کو غصہ دلایا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قوموں کی مزاحمت نے ان کے استحصال کو روکا ہے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے ایران کے اندر مزاحمت کے تصور کی نشوونما اور مضبوطی کو دفاع مقدس کے ذیلی نتائج میں سے ایک قرار دیا۔

"جنگ کے بعد کے ان 30 سالوں میں، ہم نے طرح طرح کے حملوں اور سازشوں کا تجربہ کیا ہے جو سب ناکام ہو گئے کیونکہ ایرانی قوم نے اپنے اندر مزاحمت کے عمل کو مضبوط بنایا۔"

امام خامنہ ای نے اپنے تبصروں میں ایک اور جگہ مسلح افواج کو ہر معاشرے کا ایک قیمتی اثاثہ سمجھا۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کے مقاصد میں سے ایک مسلح افواج کی قدر، عزت اور وقار کو نقصان پہنچانا ہے۔

قائد کے خطاب سے قبل متعدد محققین اور دفاع مقدس کے مختلف شعبوں میں سرگرم حصہ لینے والوں نے ملکی مسائل کے حل کے لیے دفاع مقدس کے نمونے سے استفادہ کی ضرورت کے بارے میں کچھ نکات کا اظہار کیا۔ فاؤنڈیشن برائے تحفظ آثار و افکار دفاع مقدس کے سربراہ جنرل بہمن کارگر نے بھی اس فاؤنڈیشن کی سرگرمیوں اور پروگراموں کے بارے میں رپورٹ پیش کیـ